علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ
ایک عہد ساز شخصیت

تحریر:۔ نذیر احمد سلفی چنیوٹ

برصغیر پاک وہند میں علماء اہلحدیث نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا بلکہ اسلام کی ترویج واشاعت اور سربلندی میں پیش آمدہ مشکلات وتکالیف کو خندہ پیشانی سے قبول کیا اس راہ میں موت کو اپنی خوش قسمتی اور اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سمجھتے ہوئے خوشی خوشی جام شہادت نوش کر گئے۔

ویسے تو اللہ تعالے نے جماعت اہلحدیث کو بڑے بڑے ہیرے عطا فرمائے جنہوں نے عملی جدوجہد سے برصغیر پاک وہند میں اسلام کا پرچم بلند کیا کبھی اس مسلک حق اہلحدیث کتاب وسنت رسولؐ کی اشاعت کے لئے رب تعالیٰ نے شیخ الاسلام ابو سعید مولانا محمد حسین بٹالویؒ سے کام لیا کبھی دین اسلام کی سربلندی کیلئے محدث روپڑی مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی سے اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں کبھی اس دین حق کے لئے مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ نظر آتے آتے ہیں اور کبھی اس میدان حق میں بطل حریت سید داؤد غزنویؒ مسلک اہلحدیث کی اشاعت میں مصروف نظر آتے ہے المختصر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں اہلحدیث ہیرے خدمت حق اور اشاعت کتاب وسنت میں اپنی جانیں اپنے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دینا ہی زندہ اور بہادر قوموں کا شیوہ اور اصول ہوا کرتا ہے۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کائنات میں کسی بھی شے کو بقائے دائمی حاصل نہیں کسی بھی ہستی کی مدت بقا کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو آخر کار وہ فنا کا شکار ہو کر ہی رہے گی یہ آفتاب ہے کہ اپنی ضیا پاشیوں کے بعد افق میں غائب ہو جاتا ہے یہ ماہ تاب شب افروز ہے کہ نور افشانیوں کے باجود کہیں روپوش ہو جاتا ہے یہ دن ہے کچھ دیر بعد رات کی تاریکی میں مدغم ہو جاتا ہے دیکھو یہ شمع فروزاں ہے کہ اپنے اطراف وجوانب کو چمکا کر خود ہی پگھل پگھل کر ختم ہو جاتی ہے گلستان میں گلہائے رنگا رنگ کو دیکھو کہ اپنے ماحول کو معطر کر کے خود ہی مرجھا جاتے ہیں۔ ایک زندہ نفس اس کی مدت عمر کتنی ہی دراز کیوں نہ ہو آخر کار اسے راہ فنا کا سفر کرنا ہی پڑتا ہے البتہ وہ آثار

جو وہ چھوڑ جاتا ہے وہ نقوش قدم جو وہ کرہ ارضی پر ثبت کر جاتا ہے جن سے کسی رہ گزر کا پتہ ملتا ہے وہ ہی باقی رہتے ہیں اس کے ان نظریات وافکار کی صدائے بازگشت دیر تک سنی جاتی ہے جنہیں وہ زمان حال و مستقبل کی گہرائیوں میں چھوڑ جاتا ہے جن سے ان کی بلندی فکر کی سمت راہنمائی حاصل ہوتی ہے اس فکری عمارت کے وہ بلند منارے نظر آتے رہتے ہیں جو انہوں نے آنے والی نسلوں کے لئے تعمیر کئے ہیں وہ امور ہیں جو گزرے ہوئے انسانوں کو زندہ و جاوید کا درجہ بخشتے ہیں کرہ ارضی پر گزرے ہوئے گنے چنے سال وماہ کی بنیاد پر کسی انسان کی حیات کو جانچا نہیں جاتا بلکہ ان آثار ونشانات کی بنیاد پر اسے تولا جاتا ہے جنہیں اس نے آنے والوں کے لئے پیچھے چھوڑا ہے جس ہیرے کا میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں وہ ہیرا جماعت اہلحدیث کے تمام ہیروں سے منفرد ہیرا ہے۔

اس منفرد ہیرے نے کفر وشرک کی تند وتیز آندھیوں کا رخ پھیر دیا باطل قوتوں طاغوتی طاقتوں کو ملیا میٹ کرنے کے بعد ہر منفرد ہیرا بپھرے ہوئے شیر کی طرح میدان عمل میں نکلا تو دنیا جانتی ہے کہ اس منفرد ہیرے نے جرات و بہادری کا ایسا ریکارڈ قائم کیاجس کی گرد پہنچنا بھی مشکل ہے یہ منفرد ہیرا برق کی مانند چمکا شعلہ' جوالا بن کے ابھرا۔ کسی ظالم سفاک آمر کے سامنے اس منفرد ہیرے کی گردن نہ جھکی۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میدان مگر جھکی تو نہیں

جن فضاؤں میں کرگس پرواز کر رہے تھے وہاں پر منفرد ہیرا ایک عقاب بن کر نمودار ہوا جن شکار گاہوں میں بھیڑئے اور گیدڑ چیخیں مارتے تھے وہاں پر منفرد ہیرا ایک شیر بن کر گرجا۔

ہم خاک نشیں کوئے سیاست میں نہ آتے
لیکن یہ تھی ہر دور میں حالات کو خواہش

ایک اور شاعر کی زبان میں

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں
جسے ہو نمرود آئے کرے شکار مجھے

اس منفرد ہیرے کی زندگی ہر اعتبار سے منفرد اور فقید المثال نظر آتی ہے اس منفرد ہیرے میں اللہ

تعالٰی نے ابو الکلام آزاد کی شجاعت، ظفر علی خان کا تہور، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت، چوہدری افضل حق کا عدل، ابراہیم میر سیالکوٹی کی قرآن فہمی، اسماعیل سلفی کی حدیث پر وسعت نظر، سید دواؤد غزنوی کی تدبیر، آغاشورش کاشمیری کاشمیری کی بے باکی، عبدالقادر قصوری کا خلوص ابوالوفا ثناء اللہ کا فرق باطلہ پر عبور، سید ابوبکر غزنوی کاجواں جذبہ سید، عمر فاروق غزنوی کی جواں تڑپ، الختصر قافلہ حق کے اس منفرد ہیرے کی زندگی میں بادشاہوں کا جلال، بوریہ نشین اہل دل کا جمال بھی تھا۔

یہ منفرد ہیرا کہیں میدان خطابت میں گرجتا، باطل کو للکارتا، مارشل لاء کے ناخداؤں پر برستا اپنوں کو پکارتا، دشمنوں کو لتاڑتا۔ کہیں صحافت کے میدان میں ترجمان الحدیث کی ادارت میں کبھی اہلحدیث کے مدیر کے روپ میں اور کہیں مرزائیت کی بیخ کنی کرتے ہوئے الاعتصام اور چٹان میں نظر آتا ہے اور کہیں چینیانوالی مسجد سے آوازہ حق بلند کرتا، کبھی بادشاہی مسجد کے بلند و بالا میناروں سے، کہیں مینار پاکستان کے دامن سے، موچی دروازہ کے درو دیوار سے، مسجد شہدا ریگل چوک سے، فیصل آباد کے دھوبی گھاٹ اقبال پارک سے، ساہیوال کے بلدیہ گراونڈ سے، ملتان کے عام خاص باغ اور قلعہ کہنہ سے، راولپنڈی کے لیاقت باغ سے، اسلام آباد کی شاہراؤں سے، لاہور کے جناح ہال سے، گوجرانوالہ کے شیرانوالہ گیٹ سے، کراچی کے نشترپارک سے، کوئٹہ کے صدر بازار سے، پشاور کے فوارہ چوک سے، چنیوٹ کے وسیع وعریض ڈاکخانہ گراؤنڈ(خاتم النبینؐ گراؤنڈ) سے، مینار پاکستان کے پہلو میں قلعہ لچھمن سنگھ سے، الغرض پاکستان ہی نہیں عجم سے نکلو عرب میں جاؤ یورپ میں جاؤ جہاں بھی اہلحدیث کا یہ منفرد ہیرا گیا کتاب وسنت کی آواز بلند کرتا ہوا گیا اور مسلک اہلحدیث کی پہچان بن کرگیا۔

اس منفرد ہیرے کی قدر و منزلت کا پوچھنا ہو تو مدینۃ الرسولؐ کے باسیوں سے پوچھو اس منفرد ہیرے نے اپنی آخری تقریر میں جو شعر پڑھا تھا اور جو پورا نہ ہو سکا تھا قیامت برپا ہوگئی۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑ

ہمارے لئے حکم کا درجہ رکھتا ہے اور اس منفرد ہیرے کے یہ الفاظ "کتاب وسنت کی دعوت انشاء اللہ الرحمن جاری رہے گی۔ بموں کے دھماکے ہمیں کتاب وسنت کی دعوت سے باز نہیں رکھ

سکتے۔ جب تک اہلحدیث کا ایک بھی فرزند زندہ ہے کتاب وسنت کے علاوہ اور کوئی قانون برداشت نہیں کرے گا" اور اس منفرد ہیرے کی یہ اولوالعزمی ہر اہلحدیث کے لئے اپنانا ضروری ہے۔ اس منفرد ہیرے کا یہ جذبہ آخرت کی کامیابی کا راز ہے۔

"جب کبھی تمہارے دلوں میں کمزوری کا خیال آجائے تو احمد ابن حنبلؒ کو یاد کر لیا کرو، جب کبھی تمہارے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ آئے تو ابن تیمیہ اور امام مالکؒ کو یاد کر لیا کرو، تم کائنات کے پیچھے چلنے والے نہیں ہو، سچا اہلحدیث وہ ہے جو کائنات کو پیچھے چلانے والا ہو، ہمارے لئے اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ امام کائناتؐ کے دین اسلام کی پاسبانی کرتے ہوئے ہماری جان چلی جائے"۔

اس منفرد ہیرے نے کیا خوب کہا اور جو کہا سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے جان دے دی۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

آیئے! ہم ان کے ساتھ عقیدت کا دعویٰ کرنے والے اور والہانہ محبت کا اظہار کرنے والے غور کریں کہ کل ہم جو نعرہ لگاتے تھے۔

"علامہ احسان قدم بڑھاؤ۔۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں"

کیا واقعی ہمارے قدم اسی منزل کی طرف رواں دواں ہیں جس کے حصول کے لئے اس منفرد ہیرے نے اپنی شہ رگ کا خون تک بہا دیا؟؟؟

یا پھر سے ہمارے قدموں کو قیادت کی ہوس مصلحتوں اور ذاتی مفادات کی زنجیروں نے جکڑنا شروع تو نہیں کر دیا اس منفرد ہیرے نے ہمیں عملی جدوجہد کی دعوت دیتے ہوئے کہا تھا (۱۸ اپریل ۱۹۸۶ء کو موچی دروازے میں)

"اہلحدیث وہ ہے جو ہر ظلم کے سامنے سینہ سپر رہے۔ ظالم کی
کی جوکھٹ پر جھکنے والا اہلحدیث نہیں ہو سکتا"

ہم نے یہ سن کر نعرہ لگایا تھا کہ

علامہ احسان قدم بڑھاؤ! ! ہم تمہارے ساتھ ہیں تو اس منفرد ہیرے نے جناح ہال لاہور میں کہا

تھا کہ ہمارے راستہ آزمائشوں کا راستہ ہے' ہمارا راستہ کٹھنائیوں کا راستہ ہے۔ ہمارے ساتھ چلے تو کوئی آبلہ پا چلے! جس نے پاؤں کو پھول باندھے ہوئے ہیں وہ بازار گناہ میں چلا جائے! ہمیں اسکی ضرورت نہیں۔ ہم تلوار کی دھاروں پر رقص کرنا سیکھے' ہم بندقوں کے سامنے محمدؐ کی عظمت کی خاطر کھڑا ہونا سیکھے' ہم مارشل لاء کے سامنے کتاب وسنت کی بالادستی کے لئے سر اٹھا کے چلنا سیکھے ہیں۔

ہم نے یہ سن کر جوش میں پھر اپنا نعرہ دہرایا کہ "علامہ احسان قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں"

اس کے بعد پھر حرمین شریفینؓ کانفرنس میں فرمایا

سنو! دنیا کی کوئی طاقت نہ ہم کو ڈرا سکتی ہے' نہ ہم کو مٹا سکتی ہے' نہ ہم کو خرید سکتی ہے' نہ ہم کو جھکا سکتی ہے۔

ہم نے پھر وعدہ کیا۔

"علامہ احسان قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں" اس منفرد ہیرے نے ایک موقعے پر پھر کہا کہ۔

"جوانو! مجھے تمہاری ضرورت ہے اپنی ذات کے لئے نہیں رب کی کبریائی کیلئے محمدؐ کی مصطفائیؐ کے لئے' اس ملک میں قرآن کو غالب کرنے کیلئے محمدؐ کے فرمان کو غالب کرنے کیلئے ہم نے پھر کہا علامہ احسان قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں تو اس منفرد ہیرے نے ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو چنیوٹ میں کہا تھا

"جس نے بارش سے گھبرا جانا ہے وہ چلا جائے ہمارا ساتھ وہ دے جو محمدؐ کی نبوت کے لئے چھاتیاں گولیوں کے سامنے کر کے کھڑا رہے۔

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبلہ ما نیست

ہمارے ساتھ آنا ہے اور پھر بارش کے قطروں سے گھبرانا ہے تو ابھی تم کو اجازت ہے چلے جاؤ! بارش کیا ہے؟ بارش کے قطرات کیا ہیں؟

میں! وہ جوان چاہتا ہوں جو رسولؐ کی عظمت کے جھنڈے کو تھام کر ٹینکوں کے آگے کھڑے ہو جائیں اور ہم کھڑے ہوں گے"

اور جب تم نے یہ عزم کر لیا تو سن لو! دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی؟

ہم سے وفا کا تقاضا کرنے والا یہ منفرد ہیرا باطل کے ابھرتے ہوئے طوفانوں کو روکنے کی صلاحیت

رکھنے والا' میدان سیاست کا شہسوار'شہر علم کا مینار' اہلحدیث کے گلے کا ہار' نوید قافلہ بہار' تنہا بھی لشکر جرار' استقامت کا کوہسار' تحریک نظام مصطفیٰؐ کا سالار' عابد شب زندہ دار' روایات اسلاف کا نگہ دار' جس کے پاس علم کی روشنی تھی جس کے پاس عمل کا حوصلہ تھا خود اپنی وفا دکھا کر چلا گیا۔

۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو مینار پاکستان کے پہلو میں راوی کنارے واقع قلعہ چھمن سنگھ میں اہلحدیث کانفرنس سے خطاب فرما رہے تھے' آمروں کو للکار رہے تھے' ہندو کی بیوی کے سامنے جھکنے والے بے غیرت ضیاء الحق کی اسلام اور پاکستان سے غداری کے پول کھول رہے تھے بزدلوں کو غیرت کا سبق سکھلا رہے تھے۔ ثناخوان تقدس حجاز' تاریخ اسلام کے ورق الٹ رہے تھے' مدینہ طیبہ کے قصے سنا رہے تھے' امام کائنات محمد رسولؐ اللہ کی رحلت کے بعد سیدہ فاطمہؓ کے غموں کا تذکرہ فرما رہے تھے' شیخینؓ کی جراتوں کی داستانیں سنا رہے تھے۔ حکمرانوں کو موازنہ کرکے دکھلا رہے تھے کہ آؤ کچھ غیرت کے سبق سیکھ لو' کبھی کیا تھے اب کیا ہو گئے ہو تم۔

"جب کونین کے تاجدارؐ نے مومنوں کو لڑایا نہ کسی کے پاس تیر تھا
نہ تلوار کسی کے پاس نیزہ تھا تو ڈھال نہ تھی' کمان تھی تو
پھینکنے کے لئے تیر نہ تھا' تیر تھا تو بچاؤ کے لئے زرہ نہ تھی
تھا تو اپنے رب پر ایمان ویقین اور کامل اعتبار تھا اور انہیں کے متعلق
علامہ اقبال نے کہا تھا کہ۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑ

آہ! یہی وہ تمام مقام ہے جہاں ڈوبا تھا سفینہ میرا
بم ابھرا پھٹا اور چیر گیا سینہ میرا

یہ منفرد ہیرا زبان حال میں ہمیں کہ گیا کہ

بہار آئے تو میرا سلام کہ دینا
مجھے تو آج طلب کر لیا ہے صحرانے

اس منفرد ہیرے کی آخری تقریر کو پھر سنا' ساری ہدایات واضح تھیں۔ منفرد ہیرا کہ رہا تھا۔

"صحابہؓ کے غم کا یہ عالم تھا کہ لوگ کہتے تھے ہمارے سینوں پر احد پہاڑ بھی رکھ دیا جاتا تو سینہ اتنا مچلا ہوا اور مسلا ہوا دکھائی نہ دیتا جتنا محمد رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دکھائی دیتا ہے اور حضرت فاطمہؓ نے کہا تھا مجھ پر میرے باپ کی وفات کے ساتھ اتنے غم ٹوٹے کہ اگر دنوں پر ٹوٹتے تو دن راتیں بن جاتے"

اس کے بعد منفرد ہیرے نے شیخینؓ کے غموں اور ہمتوں کا تذکرہ کیا تھا جیسے ہمیں بتا رہے ہوں کہ میری وفات کے بعد تمہیں کیا کیا مشکلات پیش آنے والی ہیں۔

آہ! منفرد ہیرے، ہم پر بھی آپ کی وفات کے بعد غموں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں، کون سا دل مسلم ہے جو خون کے آنسو نہ رویا ہو۔ لیکن! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم خون جگر سے اس فکر اور اس تحریک کی آبیاری کرتے رہیں گے جسے آپؒ اور آپؒ کے رفقاء شہداؒ نے خون دے کر زندہ کیا۔

ہم یہ بخوبی جانتے ہیں کہ دشمن طاقتیں ہمیں صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے درپے ہیں مگر ہمارا دشمن طاقتوں کو چیلنج ہے کہ

بجھا سکو تو بجھا دو مٹا سکو تو مٹا دو! !
چراغ بجھے گا سحر ہو گی صدا دبے گی حشر ہو گا

ہم اپنی تاریخ کو اپنے اسلاف کی طرح خون سے رقم کرنا بھی جانتے ہیں۔

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے! !

ہم نے اپنے اسلاف سے یہی سیکھا ہے۔ ہمارا تابناک ماضی گواہ ہے کہ ہم نے ہر مقام پر باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور اپنی تاریخ کو اپنے خون سے لکھا ہے۔

آؤ! عہد کریں کہ ہمیں اپنے اس منفرد ہیرے کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر باطل قوت سے ٹکرانا ہے اور مسلک کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دینا اور اپنے خون سے اپنی تاریخ کو اور زیادہ نکھارنا ہے اور شہدا کے مقدس خون کو رائیگاں نہیں جانے دینا۔ انشاء اللہ الرحمٰن۔ اس لئے کہ

اسوۃ اسلاف کی حامل تھی علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی زندگی
طالب حق کے لئے کامل تھی علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی زندگی

اپنی ناؤ کے لئے ساحل تھی علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی زندگی
سنت نبویؐ کا اک حاصل تھی علامہ الٰہی ظہیرؒ کی زندگی

نذیر احمد سلفی! محلہ لاہوری گیٹ چنیوٹ۔

● برصغیر پاک وہند میں شرک وبدعت کو فروغ کس نے دیا ؟
● بریلویت کا بانی کون تھا ؟
● انگریز کے ایماء پر تحریک پاکستان اور جہاد کی مخالفت کس نے کی ؟
● بریلوی عقائد کی اصل حقیقت کیا ہے ؟
● اسلامی معاشرے میں بدعات اور ہندو رسوم کو فروغ کس نے دیا
● امام ابن تیمیہؒ، ابن حزمؒ، امام شوکانیؒ، محمد بن عبدالوہابؒ، سید نذیر حسین محدث دہلویؒ، قائداعظمؒ، علامہ اقبالؒ، مولانا ابوالکلامؒ اور دوسرے اکابرین ملت اسلامیہ کو کس نے کافر کہا ؟

یہ تمام تفصیلات

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی

معرکۃ الآراء تصنیف

بریلویت (اردو)

میں ملاحظہ فرمائیں
آپ خود پڑھیں ــــ اور ــــ
دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

ناشر : ادارہ ترجمان السنۃ ۷۵۴ شادمان کالونی، لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور